

مسافر پر صدقہ فطر واجب ہوتا ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ رمضان المبارک کے آخری ایام اور عید الفطر اگر سفر کی حالت میں گزر جائیں، تو کیا اس صورت میں بھی صدقہ فطر ادا کرنا ضروری ہے؟ میں نے یہ سمجھ کر کہ مسافر پر صدقہ فطر واجب نہیں ہوتا، ادا نہیں کیا، اب عید گزر چکی ہے، اگر واجب ہوتا ہے تو کیا اب عید گزرنے کے بعد ادا کر سکتا ہوں یا اگلے رمضان یا عید کے دن ہی ادا کرنا ضروری ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صدقہ فطر ہر ایسے آزاد مسلمان پر واجب ہوتا ہے جو حاجاتِ اصلیہ (یعنی زندگی کی بنیادی ضروریات: کھانا، پینا، رہائش گاہ، لباس، سواری وغیرہ) کے علاوہ نصاب (ساڑھے باون تولہ چاندی کی مقدار کسی بھی مال) کا مالک ہو۔ اگر مسافر صاحبِ نصاب ہو تو اس پر بھی صدقہ فطر واجب ہوتا ہے، لہذا اگر آپ عید الفطر کی فجر طلوع ہونے کے وقت صاحبِ نصاب تھے تو آپ پر صدقہ واجب ہو گیا، جب تک ادا نہیں کر لیتے آپ کے ذمہ بدستور واجب رہے گا، اس کی ادائیگی کے لیے اگلے رمضان یا عید کا انتظار ضروری نہیں بلکہ کسی بھی وقت ادا کر سکتے ہیں۔

تفصیل مع الدلائل درج ذیل ہے:

صدقہ فطر ہر آزاد مسلمان غنی پر واجب ہوتا ہے، پھر چاہے وہ مقیم ہو یا مسافر، متون، شروح، فتاویٰ کہیں بھی صدقہ فطر کے واجب ہونے کے لیے اقامت کو شرط قرار نہیں دیا گیا اور نہ ہی کہیں مسافر کا استثناء گزرا، متون معتبرہ قدوری، تحفۃ الفقہاء، مختار، ملتقی الانحر، کنز، یونہی الاصل لامام محمد، شرح مختصر الطحاوی للجصاص، مراقی الفلاح، حاشیہ طحاوی، در مختار، رد المحتار، ہندیہ، بحر، نہر وغیرہ میں ہے،

والنص لکنز الدقائق: ”تجب علی کل حر مسلم ذی نصاب فضل عن مسکنہ و ثیابہ و اثاثہ و فرسہ و سلاحہ و عبیدہ“

ترجمہ: ہر آزاد صاحبِ نصاب مسلمان پر صدقہ فطر واجب ہے، ایسا نصاب جو اس کی رہائش گاہ، لباس، گھر کے سامان، گھوڑے (سواری)، ہتھیار اور غلام (یعنی حاجاتِ اصلیہ) سے زائد ہو۔ (کنز الدقائق، ص 218، دار البشائر الاسلامیہ)

لہذا جو ہرہ میں جس پر صدقہ فطر واجب ہوتا ہے اس میں فقط تین شرائط آزاد، مسلمان اور غنی ہونے کا ذکر کیا اور یہ اپنے عموم میں مقیم و مسافر دونوں کو شامل ہے، علامہ حدادی لکھتے ہیں:

”وشرطها وهي في الإنسان الحرية والإسلام والغنى -- ومن تجب عليه وهو الحر المسلم الغنى“

ترجمہ: صدقہ فطر واجب ہونے کے لیے انسان میں شرط آزاد ہونا، اسلام اور غنا ہے۔۔۔ اور جس پر صدقہ واجب ہوتا ہے وہ آزاد غنی مسلمان ہے۔ (البحرۃ النیرۃ، ج 1، ص 132، المطبعة الخیریۃ)

اور چونکہ اقامت شرط نہیں اس لیے بدائع الصنائع میں اس کی صراحت فرمائی کہ مسافر پر صدقہ فطر واجب ہوتا ہے:

”ومنها الإقامة فلا تجب على المسافر؛ لأنها لا تتأدى بكل مال ولا في كل زمان بل بحيوان مخصوص في وقت مخصوص والمسافر لا يظفر به في كل مكان في وقت الأضحية -- بخلاف الزكاة؛ لأن الزكاة لا يتعلق وجوبها بوقت مخصوص بل جميع العمر وقتها فكان جميع الأوقات وقتاً لأدائها، فإن لم يكن في يده شيء للحال يؤديها إذا وصل إلى المال، وكذا تتأدى بكل مال في إيجابها عليه لا يوقعه في الحرج، وكذلك صدقة الفطر لأنها تجب وجوباً موسعاً كالزكاة، وهو الصحيح“

ترجمہ: قربانی کے لیے اقامت شرط ہے تو مسافر پر واجب نہیں ہوتی کہ قربانی نہ ہر طرح کے مال سے ادا ہوتی ہے اور نہ ہی ہر زمانے میں ادا ہوتی ہے بلکہ مخصوص حیوان سے مخصوص وقت میں ادا ہوتی ہے اور مسافر کو قربانی کے وقت ہر جگہ ایسا مخصوص جانور نہیں مل سکتا۔۔۔ بخلاف زکاة کے، کیونکہ زکاة کے وجوب کا تعلق مخصوص وقت تک نہیں ہوتا بلکہ تمام عمر ہی اس کا وقت ہے تو تمام اوقات اس کی ادائیگی کا وقت ہے، لہذا مسافر کے پاس فی الحال اگر کچھ نہ بھی ہو تو جب مال موصول ہوگا اس وقت ادا کر سکتا ہے، یونہی ہر طرح کے مال سے زکاة ادا ہو جاتی ہے تو مسافر پر زکاة فرض ہونا اسے حرج میں واقع نہیں کرتا، اسی طرح صدقہ فطر کا معاملہ ہے کیونکہ یہ بھی زکاة کی طرح وقت کے اعتبار سے وسعت کے ساتھ واجب ہوتا ہے، اور یہی صحیح ہے۔ (البدائع الصنائع، ج 5، ص 63، دار الکتب العلمیۃ)

صدقہ فطر ادا کرنے کا وقت عمر بھر ہے، جب بھی دیا جائے ادا ہی ہوگا قضا نہیں، تو جس نے رمضان یا عید الفطر میں صدقہ فطر ادا نہیں کیا وہ بعد میں ادا کرے، امام محمد کی بسوط میں ہے:

”قلت رأيت الرجل ان أخر صدقة الفطر حتى مضى يوم الفطر هل يجب عليه أن يؤديها بعد ذلك قال نعم قلت فإن كان شهراً أو أكثر من ذلك قال وإن كان سنتين“

ترجمہ: میں نے عرض کی: آپ کی ایسے شخص کے بارے میں کیا رائے ہے جس نے صدقہ فطر کی ادائیگی میں اتنی تاخیر کی کہ عید الفطر کا دن گزر گیا، کیا اس پر اس کے بعد بھی صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں! میں نے عرض کی: اگر ایک مہینہ یا اس سے زائد وقت گزر جائے تو؟ فرمایا: اگرچہ دو سال گزر جائیں۔ (الاصل المعروف بالمبسوط للامام محمد، ج 2، ص 258، طبع کراچی)

در مختار میں ہے:

”تجب موسعافي العمر) عند أصحابنا وهو الصحيح بحر عن البدائع معللاً بأن الأمر بأدائها مطلق“

ترجمہ: ہمارے اصحاب کے ہاں صدقہ فطر عمر کے کسی بھی حصے میں ادا کرنے کی گنجائش کے ساتھ واجب ہوتا ہے، اور یہی صحیح قول ہے، (جیسا کہ) بحر میں بدائع سے (منقول ہے) یہ علت بیان کرتے ہوئے کہ اس کی ادائیگی کا حکم (کسی مخصوص وقت کی قید سے) مطلق ہے۔

(وہو الصحيح) کے تحت رد المحتار میں ہے:

”هو ما عليه المتون بقولهم وصح لو قدم أو آخر“

ترجمہ: اسی پر متون ہیں جیسا کہ ان کا قول ہے اگر کسی نے صدقہ فطر عید الفطر سے پہلے یا بعد میں دیا تو جائز ہے۔

(مطلق) کے تحت ہے:

”أي عن الوقت فتجب في مطلق الوقت وإنما يتعين بتعيينه فعلاً أو آخر العمر، ففي أي وقت أدى كان مؤدياً لا قاضياً كما في سائر الواجبات الموسعة غير أن المستحب قبل الخروج إلى المصلى“

ترجمہ: یعنی وقت سے مطلق ہے، تو کسی مخصوص وقت کی قید (کے بغیر) کسی بھی وقت ادا کرنا واجب ہے، وقت کا تعین

یا تو دینے والے کی ادائیگی سے ہو گا یا عمر کا آخری حصہ متعین ہو جائے گا، تو زندگی میں جس وقت بھی صدقہ فطر دے، ادا کرنے والا کہلائے گا قضا کرنے والا نہیں، جیسا کہ سبھی ایسے واجبات میں ہوتا ہے جن میں وسعت ہوتی ہے، ہاں! مستحب

یہ ہے کہ عید گاہ جانے سے پہلے ادا کرے۔ (در مختار مع رد المحتار، ج 2، ص 358، 359، دار الفکر)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ نمبر: HAB-0550



دارالافتاء
www.fatwaqa.com

Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



daruliftaahlesunnat



DaruliftaAhlesunnat



Dar-ul-ifta AhleSunnat



feedback@daruliftaahlesunnat.net